چوری اور قتل کے ثبوت کے لیے کتوں سے رہنمائی کا حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہمارے علاقہ میں ایک آدمی کو کسی نے قتل کیا اور قاتل کا کوئی پتہ نہ چلا، مقتول کے ورثاء قاتل معلوم کرنے کے لئے سراغ رساں کتا لائے، وہ کتا ایک آدمی کے گھر داخل ہوا اور ورثاء نے اس پر قتل کرنے کا دعویٰ کیا، حالانکہ وہ آدمی اس قتل سے مکمل طور پر انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ: مجھے اس قتل کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، اور مقتول کے ورثاء کے پاس اس کے علاوہ کوئی ایک گواہ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح چور کو بھی اس کتے کے ذریعے معلوم کرنے کا رواج ہے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس کتے کی گواہی مقبول ہے؟ ہمارے علاقے کے لوگ اس کی شہادت سے انکار کرتے ہیں۔

مستفتی: ارشاد اللہ، بنوں

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ کسی کو مجرم ثابت کرنے کے شرعاً دو طریقے ہیں:

۱:...... مجرم خود جرم کا اعتراف کرے۔

۲:...... یا شرعی شہادت کے ذریعے جرم ثابت کیا جائے۔

اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے کسی کو مجرم ثابت نہیں کیا جا سکتا، یہاں تک کہ اگر انسانوں کی گواہی میں نصابِ شہادت مکمل نہ ہو تو ایسے انسانوں کی گواہی کا اعتبار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بنابریں صورتِ مسئولہ میں کتوں کی نشان دہی کے ذریعے کسی کو قاتل یا چور ثابت کرنا شرعاً معتبر نہیں، کیونکہ شرعی لحاظ سے کتے کی رہنمائی و نشان دہی نہ تو گواہی ہے، نہ ہی انسانی گواہوں کے قائم مقام ہے۔ کتوں کی نشان دہی کی بنیاد پر دعویٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ایسا دعویٰ عدم ثبوت کی بنا پر قابل رد ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

’’عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قال: ’’لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال وأموالهم، ولكن اليمين على المدعى عليه‘‘، رواه مسلم............

عن ابن عباسؓ مرفوعًا: لكن البينة على المدعى واليمين على من أنكر۔‘‘

(مشکوۃ المصابیح، باب الاقضیۃ والشہادات، ۳۲۶، ط: قدیمی)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

’’وقال النووي : هذا الحديث قاعدة شريفة كلية من قواعد أحكام الشرع ففيه أنہٗ لايقبل قول الإنسان فيما يدعيه بمجرد دعواه بل يحتاج إلٰى بينة أو تصديق المدعٰى عليه‘‘۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج: ۷، ص: ۲۵۰، ط: مکتبہ امدادیہ، ملتان)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

’’أما أقسام الشهادة : فمنها الشهادة على الزنا وتعتبر فيها أربعة من الرجال، ومنها الشهادة ببقية الحدود والقصاص، تقبل فيها شهادة رجلين ولاتقبل فى هٰذين القسمين شهادة النساء ، هٰكذا فى الهداية۔‘‘

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الشہادات، الباب الاول فی تعریفہا، ج: ۳، ص: ۴۵۱، ط: رشیدیہ)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد شفیق عارف	رفیق احمد	عزیز محمود دین پوری

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن